نوحہ

پامال کر کے لاشۂ اطہر حسین کا
نیزہ پہ اشقیا نے رکھا سر حسین کا

لٹکایا گہہ درخت میں گہہ بابِ شام میں
رکھا گیا تنور میں گہہ سر حسین کا

جب حرملا نے تیر لگایا ہے حلق پر
منہ تک رہا تھا یاس سے اصغر حسین کا

بے چین تھا جو رات سے پانی کے واسطے
غلطاں ہے اب لہو میں وہ گوہر حسین کا

زینب پکاریں دیکھتا ہے ابن سعد تو
اور کاٹتا ہے شمر لعین سر حسین کا

بے آب ہوتا خنجرِ قاتل نہ کس طرح
سوکھا گلا تھا بیکس و مضطر حسین کا

تیغیں اسی کی شرم سے ابتک ہیں آب آب
سوکھا گلا جو تھا تہہِ خنجر حسین کا

ہر اک نے لاش اپنے عزیزوں کی مانگ لی
پامال ہو گیا تن بے سر حسین کا

یارب برائے پنجتن پاک فکرؔ کو
دکھلا دے جلد روضۂ انور حسین کا